مورچا

متین اچلپوری

بالمقابل مسجد، اکبری چوک، بیابانی، اچلپور۔444806،ضلع امراوتی (مہاراشٹر)

بٹی عذرا آج تم اسکول سے ایک گھنٹہ لیٹ آئی ہو۔

امی جان! آج لوگوں نے مہنگائی کے خلاف مورچا نکالا ہے نا! اسی لیے اپنے گھر آنے والی سڑک پر پورا ٹریفک جام ہوگیا تھا۔ عذرا نے اسکول کے شوز اتارتے ہوئے جواب دیا۔

سلیم بھی تو نہیں آیا ہے۔

مورچے کی وجہ سے اس کے آٹو کا بھی یہی حال ہوا ہوگا۔ عذرا نے کہا۔

اسی اثنا میں دروازے کی کال بیل سے کمرہ گونج اٹھا۔ عذرا نے دوڑ کر دروازہ کھولا۔ سلیم اپنے ابو کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

السلام علیکم امی جان!

وعلیکم السلام بیٹے! شاید تم لوگ بھی مورچے کا شکار ہوگئے تھے۔ امی نے سلیم اور ابو کی طرف نگاہ اٹھا کر کہا۔

مورچے کا شکار تو ہم صرف ایک گھنٹے کے لیے ہوئے ہیں، لیکن یہ مورچا مہنگائی کے خلاف تھا۔ اس مہنگائی کے خلاف تھا، لوگوں کی زندگیاں جس کا شکار ہوکر رہ گئی ہیں۔ ابو نے شکایت بھرے انداز میں کہا۔

مطلب یہ کہ یہ سارے لوگ مہنگائی کے خلاف لڑائی لڑنے کے لیے سڑکوں پر اتر آئے ہیں۔ سلیم نے ابو سے مخاطب ہوکر کہا۔

لو.... اتنا بڑا مورچا پار کرنے کے بعد اس عقلمند کو مورچے کا مطلب اب سمجھ میں آیا۔ عذرا نے سلیم پر نشانہ سادھا۔

دیکھو نا امی! عذرا باجی نے پھر مجھ سے لڑائی شروع کردی۔

تمہاری خانہ جنگی کبھی ختم ہوگی کہ نہیں؟ امی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

خانہ جنگی! خانہ جنگی!! خانہ جنگی!!! ابو آہستہ آہستہ اس ایک لفظ کو دہراتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔ وہ کچھ دیر تک کسی سوچ میں مبتلا رہنے کے بعد بولے۔

کیوں نہ ہم سب اس خانہ جنگی کے رخ کو موڑ کر رکھ دیں۔

سلیم کے ابو آپ بھی بچوں جیسی باتیں کرنے لگے ہیں۔ بچوں کو لڑائی سے روکنا تو درکنار، کہتے ہیں ان کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوجائیں۔

اللہ کی بندی، تم بات کو جلدی سمجھتی نہیں ہو۔ میں نے خانہ جنگی کا رخ موڑنے کی بات کی ہے۔

مگر ابو! عذرا فوراً بولی ۔خانہ جنگی یعنی گھر کے اندر جنگ ۔گھر کے افراد ہی لڑائی لڑنے لگیں گے تو سکھ کی سانس لینا مشکل ہوگا۔

سکھ کی سانس لینے کی خاطر میں خانہ جنگی کی بات کرر ہاہوں۔

ابو کی اس بات پر عذرا اور سلیم بے ساختہ ہنس پڑے۔

آپ کوتو ہمیشہ الٹی باتیں سوجھتی ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ میں بات کو سمجھتی نہیں ہوں۔امی نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

ابو نے امی کی بات سن کر ایک زور کا قہقہہ لگایا۔ پھر کچھ توقف سے فیصلہ کن انداز میں کہا کہ لوگوں نے مہنگائی کے خلاف باہر لڑائی لڑی ہے۔ہم اس کمر توڑ مہنگائی کے خلاف اپنے گھر میں لڑائی لڑیں گے۔

لڑائی لڑیں گے۔امی ،عذرااور سلیم نے حیرت سے ایک ساتھ کہا۔

جی ہاں لڑائی!! اور اس لڑائی میں ہم سب شامل رہیں گے۔

مگر گھر میں رہتے ہوئے ہم مہنگائی کے خلاف کیسے لڑسکیں گے؟سلیم نے فوراً سوال داغا۔

مہنگائی کے نتیجے میں ہمارا ماہانہ خرچ آمدنی سے زیادہ ہونے لگا ہے۔اگر معاملہ یوں ہی چلتا رہا تو ہم قرض کے بوجھ تلے دبتے چلے جائیں گے۔مہنگائی سے جنگ کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم سب اپنے اپنے خرچ میں تھوڑی کمی کردیں۔ابو نے اپنی بات کی وضاحت کی۔

اور اسراف سے بھی ہم دور رہیں تو ہمارا کافی پیسہ بچ جائے گا۔امی نے دانشمندانہ انداز میں کہا۔

ارے واہ! آج تو تم فوراً بات کی تہہ تک پہنچ گئی ہو۔ابو نے امی کی تعریف کے پل باندھے۔

آپ تو خواہ مخواہ میرے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ذرا کہیے تو! میں نے کب آپ کی بات سمجھی نہیں ہے؟

اچھا بھئی! معاف کردیجیے ہمیں۔ہم آئندہ کبھی آپ کی سمجھ بوجھ پر سوالیہ نشان نہیں لگائیں گے۔سچ مچ بڑی مفید تجویز رکھی آپ نے۔

اِس مہنگائی کے خلاف ہم کو مورچا سنبھالنا ہی ہوگا۔امی نے کہا۔

ہاں ابو! عذرا نے حوصلہ مندی کے ساتھ کہا۔میں اِس لڑائی میں برابر کی شریک رہوں گی۔

میں بھی اس لڑائی میں پیچھے نہیں ہٹوں گا ابو! سلیم نے ہوا میں مکا لہراتے ہوئے کہا۔

تو آج سے ہم سب اس لڑائی کے لیے تیار ہیں؟

جی ہاں! سب نے ایک ساتھ بلند آواز میں کہا۔

ریڈی..! ابو نے لڑائی اسٹارٹ کرنے کا فائنل اشارہ دیا۔

رے...ڈی.....تینوں نے بیک زبان زور سے آواز لگائی۔دوسرے دن یکم مارچ سے گھر کے چاروں افراد نے جنگی سپاہیوں کی طرح مورچا سنبھال لیا۔ ایک مہینے تک سب اپنے اپنے محاذ پر اس لڑائی میں مشغول رہے۔دشمن کو پسپا کرنے کے لیے سب نے

اپنے اپنے انداز سے ہتھکنڈے استعمال کیے۔

۳۱/ مارچ کی رات عشاء کی نماز پڑھ کر مہنگائی کے خلاف لڑنے والے وہ چاروں سپاہی سر جوڑ کر اپنی اپنی کارکردگی پیش کر رہے تھے۔کس نے کتنا روپیہ بچایا سب نے باری باری اپنا حساب دیا۔بچائی گئی رقم کا اندراج اس طرح کیا گیا۔

بچت چارٹ، مارچ ۲۰۱۸ء

۱۔ سلیم کے جیب خرچ میں یومیہ ۵ روپے کمی، ۵×۳۱ = ۱۵۵/روپے

۲۔ بوٹ پالش خود کر کے بچت کی، ۱۰×۵ =۱۵۰ روپے

۳۔ سالگرہ کو خیر باد کہہ کر روپے بچائے، =۲۰۰۰روپے

۴۔ عذرا کے جیب خرچ میں کمی،۵×۳۱ =۱۵۵روپے

۵۔ عذرا نے میک اپ میں کمی کر کے بچائے، =۳۰روپے

۶۔ امی نے چائے میں کمی کر دکھائی،۱۰×۳۱ =۳۱۰روپے

۷۔ امی نے کچن کے خرچ میں کاٹ کسر کی،۲۰×۳۱ =۶۲۰روپے

۸۔ امی نے میک اپ میں تخفیف کی، =۴۵روپے

۹۔ ابو نے سائیکل کا استعمال کر کے پیٹرول کی رقم بچائی ۳۰×۳۱ =۹۳۰روپے

۱۰۔ ابو نے ہوٹل کے خرچ میں کمی کی، =۲۵۰روپے

۱۱۔ امی نے دھوبی کے بل میں بچت کی، =۱۵۰روپے

۱۲۔ بجلی کے مصرف میں کٹوتی سے بل میں تخفیف، =۱۵۰روپے

۱۳۔ ہفتے کو فیملی آؤٹنگ کے خرچ میں ۲۰ فیصد کمی، =۳۰۰روپے

۱۴۔ تنخواہ کے دن کے سیر سپاٹے (Payment Day Celebration) میں ۴۰ فیصد بریک = ۳۰۰روپے

جملہ بچت = ۵۴۴۵ روپے

لو! ہم سب نے مل کر مہنگائی کو شکست دے دی۔ سلیم نے جیسے فتح کا جھنڈا گاڑتے ہوئے کہا۔ ان سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھے۔

ابو نے اعلان کیا کہ اس ماہ کا بہترین کفایت شعار سلیم ہے۔ سلیم نے خوش ہو کر زور زور سے تالیاں بجائیں۔ ابو کی زبانی یہ فیصلہ سن کر عذرا فوراً بولی کہ میں جولائی مہینے میں اپنی سالگرہ کے ڈھائی ہزار روپے بچا کر سلیم کا ریکارڈ بریک کر دوں گی۔

یہ کہہ کر اس مرتبہ عذرا نے زور زور سے تالیاں بجائیں۔

ابو اور امی نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ پہلے ہی مورچے میں ان سب نے مل کر مہنگائی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

○○

○○